سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

کلکتہ الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ
بنام
شری این۔ایم۔بنکا اور دیگر

21 نومبر 1996

(بی۔پی۔جیون ریڈی اور ایس۔سی۔سین، جسٹسز)

آئین ہند، 1950:

آرٹیکل 226-عرضی درخواست-قانونی طریقے کا فائدہ اٹھائے بغیر دائر-بحالی-شراکت داری فرم کا بجلی چارجز کی ادائیگی میں نادہندہ ہونا-بجلی کی فراہمی منقطع-شراکت داروں میں سے ایک انفرادی طور پر اسی احاطے کے لئے علیحدہ میٹر کے لئے درخواست دے رہا ہے-کارپوریشن کو شرارت کا علم ہونے پر انفرادی ممبر کو مطلع کیا گیا ہے کہ اسے بجلی کی فراہمی روک دی گئی ہے شراکت داری فرم اور ممبر نے کارپوریشن کو ہدایت دینے کے لئے عرضی درخواست دائر کی بجلی کی فراہمی منقطع نہ کرنے کے ساتھ ساتھ متنازعہ بلوں کو ثالث کے پاس بھیجنے کا معاملہ ہے-یہ عدالتی عمل کے سنگین غلط استعمال کا معاملہ ہے-رٹ درخواست گزاروں نے بجلی ایکٹ کی دفعہ 26 کی ذیلی دفعات (4) اور (6) کے تحت فراہم کردہ قانونی علاج کا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ عبوری راحت کے لئے عدالت سے رجوع کیا اور اس عمل کے ذریعہ بجلی کی فراہمی جاری رکھنے میں کامیاب رہے حالانکہ بڑے پیمانے پر نادہندہ ہوا تھا-عرضی کے تحت-عرضی کے تحت عدالت بلوں کی درستگی یا دوسری صورت کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتی تھی-اگر صارف ناراض تھا تو اسے بجلی انسپکٹر سے رجوع کرنا چاہئے تھا-عدالت کو اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرنا چاہئے تھا اور صارفین کو قانونی طریقے سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کرنی چاہئے تھی-عدالت عالیہ کو میرٹ پر کیس نمٹائے بغیر متنازعہ بلوں کے سوال کو پانچ سال سے زیادہ

وقت تک التوا میں نہیں رہنے دینا چاہئے تھا- یہ بھی تھا عدالت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً عبوری احکامات کے ذریعہ سی ای ایس سی کو ڈیفالٹر فرم کو بجلی فراہم کرنے کی ہدایت دے- صارفین کے لئے مخصوص قانونی طریقہ کار کو منظور کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے تھی : بجلی ایکٹ، 1910- دفعات 26(4) اور (6)۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 14421 آف 1996۔

کلکتہ عدالت عالیہ کے 11.2.92 کے فیصلے اور حکم سے اپیل نمبر صفر/91۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔ پی۔ راؤ، راج کمار گپتا، ایچ۔ پی۔ شرما اور راجیش شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے ڈاکٹر شنکر گھوش اور ایس۔ بی۔ سانیال، اے۔ این۔ ڈان، تاپاش بنرجی، ایس دتہ اور بی کے ستیجا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اس معاملے میں درج ذیل حکم ہم نے 6 نومبر 1996 کو جاری کیا تھا:

انہوں نے کہا: 'اگرچہ ہم بعد میں اپنے حکم کی وجوہات بتانے کا ارادہ رکھتے ہیں، لیکن خصوصی اجازت کی درخواست میں مندرجہ ذیل عملی اور حتمی حکم ہے:

اجازت دے دی گئی۔

مندرجہ ذیل ہدایات کے ساتھ اپیل کی اجازت ہے:

(1) آج سے ایک ماہ کے اندر مدعاعلیہ نمبر ایک صارف اپنے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے بقایاجات کے مطالبے کی مد میں تیس لاکھ روپے کی رقم جمع کرائے گا۔

(2) اس طرح کی رقم جمع کرانے پر 1996 کے ٹرانسفر کیس نمبر 42 میں شامل فریقین کے درمیان تنازعہ چیف الیکٹریکل انسپکٹر کلکتہ کو بھیجا جائے گا جو تنازعہ کے حوالے ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اس کا فیصلہ کریں گے۔

(3) اگر ہدایت نمبر 1 میں بیان کردہ رقم جمع نہیں کرائی جاتی ہے تو یہ درخواست گزار کمپنی کے لئے کھلا ہوگا کہ وہ قانون کے مطابق اس کے واجبات کی وصولی کرے۔

(4) اس معاملے میں مزید احکامات آنے تک مدعاعلیہ کی تمام جائیدادیں اس کے ساتھ منسلک ہیں۔

(5) مدعاعلیہ نمبر 1 اپیل کنندہ کے اخراجات ادا کرے گا جس کا تخمینہ صرف پچاس ہزار روپے لگایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا حکم پاس کرنے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

یہ عدالتی عمل کے غلط استعمال کا معاملہ ہے۔ایک این۔ایم۔بانکا نے سی ای ایس سی لمیٹڈ کو درخواست دی تھی جو کلکتہ اور اس کے مضافات میں بجلی کی پیداوار، فراہمی اور تقسیم کا کاروبار کرتی ہے تاکہ احاطہ نمبر 11، یو این مکھرجی روڈ، کلکتہ کو بجلی کا کنکشن دیا جاسکے۔معائنہ مکمل ہونے کے بعد سی ای ایس سی نے 5 فروری 1988 کو خط کے ذریعے این ایم بانکا کو بجلی فراہم کرنے پر اتفاق کیا۔کچھ عرصے بعد سی ای ایس سی کے علم میں آیا کہ این۔ایم۔بانکا راجکمار ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس نامی فرم کا پارٹنر تھا جو اسی احاطے میں کاروبار کررہی تھی۔شراکت داری فرم ایک موجودہ رجسٹرڈ صارف تھا جس سے بہت بڑی رقم واجب الادا تھی۔مزید برآں، شراکت داری فرم کو منظور شدہ لوڈ 50 ایچ پی سے کہیں زیادہ بجلی کھینچتے ہوئے پایا گیا۔یہ جاننے پر کہ

این۔ایم۔ بانکا راجکمار ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس کا پارٹنر ہے، جو بجلی کے چارجز کی ادائیگی میں نادہندہ تھا۔سی ای ایس سی لمیٹڈ نے 22 ستمبر، 1988 کو خط کے ذریعہ بانکا کو مطلع کیا کہ اسے بجلی کی فراہمی روک دی گئی ہے۔راجکمار ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس کی بھاری ذمہ داری کے علاوہ بانکا کو الگ سے بجلی کا کنکشن دینے میں بھی تکنیکی دشواری کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ایک خاص احاطے کو دو الگ الگ برقی رو دینا ممکن نہیں تھا۔ایک ہی احاطے میں دو خدمات کی موجودگی خطرناک ہوگی۔

22 جولائی، 1988ء کو شراکت داری فرم راجکمار ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس اور پارٹنر شری بانکا کی جانب سے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی جس میں سی ای ایس سی اور ان کے افسروں کو کلکتہ کے نمبر 11، یو۔ این۔ مکھرجی روڈ پر واقع فیکٹری کی بجلی کی لائن کاٹنے سے روکنے کی ہدایت دینے کی ہدایت دی گئی۔متنازعہ بلوں کو ثالث کے پاس بھیجنے کی بھی درخواست کی گئی تھی جیسا کہ انڈین الیکٹریسٹی ایکٹ میں فیصلے کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔الزام یہ تھا کہ سی ای ایس سی نے جون 1988 کے مہینے کے لئے بڑھا چڑھا کر بل جاری کیا تھا اور 20 جولائی 1988 تک مذکورہ بل ادا کرنے میں ناکام رہنے پر اپیل کنندگان کو بجلی منقطع کرنے کی دھمکی دی تھی۔مزید استدعا کی گئی کہ اگر بجلی کی لائن منقطع کی گئی تو فیکٹری کو بند کرنا پڑے گا اور تقریباً 90 ملازمین کو درخواست گزاروں کی غلطی کے بغیر فارغ کرنا پڑے گا۔عرضی درخواست یکطرفہ طور پر دائر کی گئی تھی اور ہدایت دی گئی تھی کہ 'اگلے بدھ تک' بجلی کی فراہمی منقطع نہیں کی جائے گی۔ 28 جولائی 1988 کو اس معاملے کی ایک بار پھر یکطرفہ سماعت ہوئی اور سپلائی منقطع نہ کرنے کا عبوری حکم جاری رہا۔اس کے بعد یہ معاملہ وقتاً فوقتاً سماعت کے لئے آیا ہے اور عبوری حکم کو کبھی کبھار کچھ رقم جمع کرانے کی ہدایت کے ساتھ جاری رکھا گیا ہے۔اس عمل کے ذریعے اس عرضی درخواست کو پانچ سال سے زیادہ عرصے تک زیر التوا رکھا گیا۔درخواست گزار جو عرضی درخواست دائر ہونے کے وقت نادہندہ تھا، عدالت کی ہدایت کے مطابق کبھی کبھار ادائیگی کر کے بجلی کی فراہمی حاصل کرتا رہا۔عرضی درخواستر نے معمول کے مطابق جمع کرائے گئے بلوں کی ادائیگی نہیں کی، بقایاجات بڑھتے رہے اور آخر کار سی ای ایس سی نے لائن کاٹ دی۔ 16 فروری 1993 کے ایک حکم کے ذریعہ، عدالت نے لائن کو بحال کرنے کی ہدایت کی اور عرضی درخواست کو جزوی طور پر سماعت کرنے کی ہدایت کی۔

یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس عرضی درخواست کو پانچ سال تک کیسے چلنے دیا گیا۔عدالت نے حقائق کے متنازعہ سوالوں پر کوئی نتیجہ نہیں نکالا اور نہ ہی ہوسکا۔سی ای ایس سی کے مطابق، بلوں کو مناسب طریقے سے تیار کیا

گیا تھا۔ درخواست گزاروں نے بلوں کی ادائیگی نہیں کی۔ عدالت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ عبوری احکامات کے مطابق درخواست گزاروں کی جانب سے کی گئی ادائیگیوں کو واجب الادا قرض دینے کے بعد سی ای ایس سی کے بقایاجات کی کل رقم بڑھ کر 67,40,948.10 روپے تک پہنچ گئی تھی۔ سی ای ایس سی کی جانب سے بجلی چوری اور اوورلوڈنگ کے حوالے سے انتہائی سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں جس کے نتیجے میں میٹر کو کئی بار جلایا گیا اور بلوں کی عدم ادائیگی کی گئی۔ الیکٹریسٹی ایکٹ کی دفعہ 24 سپلائر کو یہ حق دیتی ہے کہ اگر کوئی صارف توانائی کی فراہمی کے سلسلے میں اس سے واجب الادا توانائی کا چارج ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ سات دن کا نوٹس دینے کے بعد کسی بھی بجلی کی سپلائی لائن منقطع کر سکتا ہے۔ میٹر یا بل کی درستگی کے بارے میں تنازعہ یا اختلاف کی صورت میں، صارف الیکٹریکل انسپکٹر کو درخواست دے سکتا ہے۔ ایسے معاملے میں انسپکٹر صارفین کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار کا تخمینہ لگائے گا۔ سپلائر کو کسی بھی میٹر کو اتارنے یا ہٹانے کی آزادی نہیں ہوگی جب تک کہ الیکٹریکل انسپکٹر کے ذریعہ تنازعہ کا تعین نہیں کیا جاتا ہے۔ رٹ درخواست گزاروں نے دفعہ 26 کی ذیلی دفعات (4) اور (6) کے ذریعہ فراہم کردہ قانونی طریقہ کار کا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ عبوری راحت کے لئے عدالت سے رجوع کیا اور اس عمل کے ذریعہ بجلی کی فراہمی جاری رکھنے میں کامیاب رہے حالانکہ بڑے پیمانے پر ڈیفالٹ ہوا تھا۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عدالت نے میرٹ کی بنیاد پر کیس نمٹائے بغیر ان متنازعہ بلوں کے سوال کو پانچ سال سے زیادہ عرصے تک التوا میں کیسے رہنے دیا۔ عدالت کے لئے یہ بھی مناسب نہیں تھا کہ وہ وقتاً فوقتاً جاری ہونے والے عبوری احکامات کے ذریعہ سی ای ایس سی کو غیر معینہ مدت کے لئے بجلی فراہم کرنے کی ہدایت دے۔ صارفین کو انڈین الیکٹریسٹی ایکٹ کے ذریعہ فراہم کردہ مخصوص قانونی طریقہ کار کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے تھی۔

صارفین کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا ہے کہ عرضی درخواست میں دوسری درخواست اس معاملے کو ثالثی کے لیے بھیجنے کی تھی۔ ہم اس دعا کے معنی کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اگر صارفین بلوں سے پریشان تھے تو انہیں فوری طور پر الیکٹرک انسپکٹر سے رابطہ کرنا چاہیے تھا۔ جب صارف نے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت کو اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرنا چاہئے تھا اور صارف کو قانونی طریقہ کار کا فائدہ اٹھانے کی ہدایت دینی چاہئے تھی۔ کسی بھی صورت میں، رٹ کے دائرہ اختیار کے تحت، عدالت بلوں کی درستگی یا دوسری صورت کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتی تھی۔

سی ای ایس سی کی جانب سے منظور شدہ لوڈ سے زائد بجلی کی کھپت اور جائز بلوں کی عدم ادائیگی کے حوالے سے سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔ الزام یہ بھی ہے کہ جب راج کمار ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس کو بجلی کی فراہمی روک دی گئی تو ایک پارٹنر بانکا پرنٹنگ کے کاموں کو چلانے کے لیے اسی جگہ پر اپنے نام سے سروس لائن حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ واضح طور پر ایک مضحکہ خیز اقدام تھا اور سی ای ایس سی نے صحیح طور پر دوسری لائن دینے سے انکار کر دیا۔

آر۔ پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24